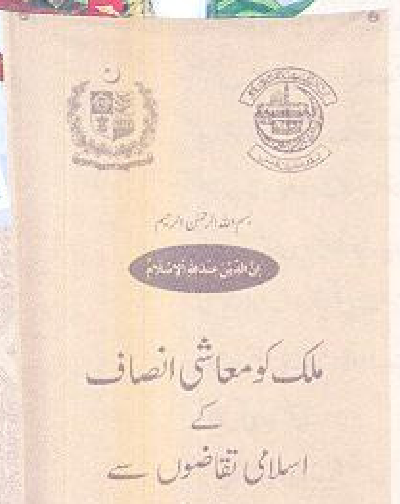

بدعنوانی اور رشوت ستانی سے پاک معاشرہ

کونسل کے زیر اہتمام ایک روزہ ورکشاپ

مؤرخہ ۲۱ نومبر اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام "بدعنوانی ورشوت ستانی سے پاک معاشرہ" کے عنوان سے ایک روزہ ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ ورکشاپ کا مقصد کرپشن کے حوالے سے قوانین کا جائزہ لینا اور ان میں ترامیم کے لیے سفارشات پیش کرنا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔

چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل، ڈاکٹر محمد خالد مسعود نے اپنے افتتاحی کلمات میں تمام شرکاء کو خوش آمدید کہنے کا فریضہ انجام دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا معاشرتی اخلاق تباہ ہو چکا ہے۔ اس وقت نہ صرف بدعنوانی کو دور کرنے میں بلکہ اس سلسلے میں سوچنے میں بھی رکاوٹ آ رہی ہے اور کرپشن کے سلسلے میں گہرے مطالعات کی بھی شدید کمی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہم عام طور پر اخلاقی اصولوں کی بات تو کرتے ہیں، لیکن موجودہ قوانین میں کیا خامیاں ہیں اور ان میں کن ترامیم کی ضرورت ہے، اس پر توجہ نہیں دے رہے۔

رکن کونسل، محترمہ ڈاکٹر فیض بلقیس نے کہا کہ ملک سے کرپشن کے خاتمہ کے لیے ضروری ہے کہ اس کا آغاز اوپر کی سطح سے کیا جائے اور کرپشن صرف سیاستدانوں کا نہیں بلکہ سب کا مسئلہ ہے۔

اس تقریب کے خصوصی مقرر سابق چیئرمین این آر بی، جناب دانیال عزیز تھے۔ جنہوں نے پاکستان میں بلدیاتی نظام میں انقلاب برپا کرنے کے لیے تفصیلی تجاویز پیش کیں۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کرپشن کے خاتمہ کے لیے ملک میں رائج تنخواہ کے بنیادی سکیلوں میں تفاوت کو ختم کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ بنیادی ضروریات تو سب لوگوں کی ایک جیسی ہیں، اسی طرح قومی احتساب کے نام پر قائم کیے گئے اداروں میں بھی اصلاح کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ ادارے خود بھی کرپشن کا شکار ہو چکے ہیں۔

جناب جسٹس ایم رضا خان نے کرپشن کے حوالے سے قوانین کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ موجودہ قوانین کو صرف سرکاری ملازمین تک محدود نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انہیں معاشرے کے ہر شعبے پر محیط ہونا چاہیے۔ اسی طرح ان قوانین کا اطلاق بھی ہر قسم کے امتیازی رویے سے بالاتر ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عدالتی نظام میں مقدمات کی تاخیر کرپشن کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔

رکن کونسل، جناب مفتی محمد صدیق ہزاروی نے اسلامی نقطہ نظر سے کرپشن کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امانت و صداقت کی بنیاد پر کرپشن کی نفی کی اور ان کی حیات مبارکہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ انہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی تربیت کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

محترمہ طاہرہ عبداللہ کا کہنا تھا کہ ہمیں بدعنوانی کو غربت کے مسئلے سے الگ کر کے نہیں دیکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ملک میں جاگیردارانہ اور قبائلی نظام موجود ہے اور پارلیمانی اور سیاسی انتخاب کا موجودہ طریقہ کار موجود رہے گا، اس وقت تک بدعنوانی کے خاتمے کی امید نہیں کی جاسکتی۔

رکن کونسل، جناب جسٹس (ر) ڈاکٹر منیر احمد مغل نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بتایا کہ ایک فلاحی اسلامی ریاست کے لیے ضروری ہے کہ انصاف کی جلد فراہمی کا انتظام کیا جائے، پبلک اکاؤنٹس کمیٹیوں کو فعال بنایا جائے اور عوام کو سرکاری اداروں کی کارکردگی سے آگاہ کرنے کے لیے ان میں شعور و آگہی پیدا کی جائے۔

رکن کونسل، جناب جسٹس سید افضل حیدر نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ بدقسمتی سے ہمارا سارا تربیتی اور معاشرتی نظام ہی جھوٹ پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ دیہی جائیداد کا انتقال ہو جاتا ہے، لیکن شہری جائیداد کے انتقال میں بہت دشواری ہوتی ہے اور عورتوں، بچوں اور یتیموں کو اس سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

ورکشاپ سے جناب زبیر ہاشمی، ایس ایس پی، ٹریفک پولیس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں کرپشن کے اخلاقی اور عقلی پہلوؤں پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کرپشن کے خاتمہ کے لیے قناعت اور توکل کو بنیاد بنانا چاہیے اور کرپشن کے خاتمہ کے لیے اچھے لوگوں کو آگے لانے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈاکٹر یوسف فاروقی، ڈائریکٹر شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی نے کہا کہ کرپشن کے خاتمہ کے لیے فکری و اخلاقی اصلاح کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر ہمارے تعلیمی نظام کی اصلاح شدید توجہ کی محتاج ہے، جو اس وقت دو مختلف سسٹم پر چل رہا ہے۔

سابق چیئرمین کونسل، ڈاکٹر ایس ایم زمان نے کہا کہ ہماری عدلیہ اور نظام تعلیم میں اصلاح کے بغیر ملک سے کرپشن کا خاتمہ بہت مشکل ہے۔

آخر میں چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل، ڈاکٹر محمد خالد مسعود نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کونسل ان تمام تجاویز کو میڈیا میں مذاکرے کی صورت میں پیش کرے گی اور اس مسئلے پر غور وخوض کے لیے وسیع تر مجلس مشاورت کا اہتمام کیا جائے گا۔